بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات مبارکہ کی روشنی میں مشکلات اور تکالیف پر صبر کرنے کی نصیحت

اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویّوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/ اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ مجھے پُر زور دلیلوں کے ساتھ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں یا کسی اور جگہ جماعت کے حالات پر ہمیں صبر کے بجائے کچھ ردّ عمل دکھانا چاہیے اور حضرت مصلح موعودؓ کی مثالیں دیتے ہیں کہ بعض جگہ آپؓ نے اس کی اجازت دی۔ یہ بالکل غلط باتیں ہیں جو آپؓ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ آپؓ نے قانون کے دائرے میں رہ کر بعض باتیں کیں لیکن بلا سوچے سمجھے بلوائیوں کی طرح جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کہیں کوئی احتجاج کسی صورت میں ہوا تو وہ خلیفہ وقت کی اجازت کے ماتحت تھا۔ یہ نہیں کہ ہر کوئی افسر لوگوں کو اکٹھا کر کے احتجاج شروع کر دے۔

تقسیم ہند سے پہلے جب انگریزوں کی حکومت تھی اور ہمارے مخالف افسروں نے کوشش کی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تقریروں کو اشتعال انگیز قرار دے کر آپؓ پر ہاتھ ڈالا جائے لیکن ہر دفعہ اس لیے ناکام ہوتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ مخالفین اور حکومت کے افسران کو اُن کا چہرہ دکھا کر ہمیشہ جماعت کو آخر پر فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء کی جماعتوں کا کام صبر اور قانون کی پابندی ہے۔ جب بھی مخالف افسران نے کوشش کی اُن کے منصوبوں پر پانی پھر جاتا تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آپؓ کوئی ایسی بات کرتے جو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بے شمار جگہ صبر اور دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کے پاؤں نازک ہیں اور میرے ساتھ خاردار راستوں پر نہیں چل سکتے وہ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ پس یہ صبر ہی ہے جو دنیا میں جماعت کی انفرادیت قائم کیے ہوئے ہے۔

کئی میڈیا والوں کو بھی مَیں اکثر جواب دیتا ہوں کہ جو لوگ ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں، جو ظلم کر رہے ہیں ان میں سے ہی احمدی بھی ہوئے ہیں اور مزید لوگ بھی آ رہے ہیں۔ ہمارے مزاج بھی ان جیسے ہی تھے ہم بھی ایسا ہی ردِّ عمل دکھا سکتے ہیں لیکن ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے امن قائم رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لیے یہ تعلیم دی ہے کہ تم نے امن سے کام لینا ہے البتہ قانون کے دائرے میں رہ کر اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو۔ پس واضح ہونا چاہئے کہ یہ انبیاء کی تاریخ ہے اور یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم ہے کہ ہم نے صبر سے کام لینا ہے۔ بہرحال اس جواب پر لوگ حیران بھی ہوتے ہیں اور سراہتے بھی ہیں کہ یہ امن سے رہنے والوں کا حقیقی ردّ عمل ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کو ایک انتہائی اہم چیز قرار دیا اور فرمایا کہ یہ انبیاء کی جماعتوں کے اہم ترین اور اولین فرائض میں سے ہے جس کے بغیر کوئی جماعت ترقی نہیں کر سکتی اور نہ دنیا کو اپنے پیچھے چلنے پر مجبور کر سکتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں گزری جس نے اس فرض کی ادائیگی کے بغیر کامیابی کا منہ دیکھا ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ صبر دو قسم کا ہے۔ ایک صبر یہ ہے کہ انسان کو کسی ردِّ عمل کی طاقت ہو اور پھر وہ صبر دکھائے۔ دوسرے اُس وقت کا صبر ہے جب مقابلے کی طاقت ہی نہ ہو یعنی مجبوری کا صبر ہے۔ طاقت ہوتے ہوئے صبر یہی ہے کہ ظلم کرنے والوں کا جواب نہ دینا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کا مظاہرہ کرنا اور مجبوری کا صبر یہ ہے کہ طاقت نہ ہوتے ہوئے آسمانی آفات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر صبر کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے صبر کے تین معنی ہیں۔ پہلا گناہ سے بچنا اور اپنے نفس کو اُس سے روکنا۔ دوسرا نیک اعمال پر استقلال سے قائم رہنا۔ تیسرا جزع فزع سے بچنا۔ پہلے معنے کے رُو سے متواتر اور استقلال کے ساتھ اُن بدیوں سے رُکنا ہے جو اُسے اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور اُن بدیوں کے لیے تیار رہنا جو آئندہ اُسے کھینچ سکتی ہیں۔ دوسرے معنے کی رُو سے انسان استقلال کے ساتھ اُن نیکیوں پر قائم رہے جو اُسے حاصل ہو چکی ہیں اور اُن کے لیے کوشش کرے جو ابھی اُسے نہیں ملی ہیں۔ یہ بھی صبر کی ایک قسم ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہیں اور یہ قرب دعاؤں سے ہی مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ۔اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سِوا دوسروں کے لیے یہ اَمر مشکل ہے۔ اللہ کا خوف رکھنے والے اور عاجزی دکھانے والے ہوں وہی ایسے صبر کا مظاہرہ کرسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ۔اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیاہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیاہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیاہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہر بھی ہماری راہ میں خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہی کے لیے اس گھر کا بہترین انجام مقدر ہے۔ پس صبر مستقل مزاجی، عاجزی اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کا نام ہے۔ یہ اُس وقت ہو گا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی
تعلیم کے مطابق کریں گے اوراپنی زندگیوں کو گزاریں گے اوراللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہو گا۔

دشمن یہ چاہتاہے کہ ہمارا ردّ عمل ہو تو وہ مزید سختیاں کریں ہمارے نظام پرپابندیاں لگانے کی کوشش کریں۔ اس وقت بعض حکومتی افسران مخالفین کی پشت پناہی کررہے ہیں تو اس طرح کے ردِّ عمل پر حالات خراب ہوتے ہیں۔ بعض ایسے واقعات جماعت کی تاریخ میں ہیں کہ ایسے واقعات کی وجہ سے جماعت کو نقصان ہوالیکن جب صبر کے ساتھ حالات بہتر کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا فائدہ بھی ہوا۔ اس طرح بعض افسران پر اس کا مثبت اثر بھی ہوا ہے۔ ہمارے ماردھاڑ کے ردّ عمل سے زیر تبلیغ افراد پر بھی بُرا اثر پڑے گا اور اُنہیں کہنے کا حق ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تبدیلی پیدا کی کہ ہم ان کی جماعت میں آجائیں؟ پس یہ بات یادرکھیں کہ ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ دوسروں کی سختیوں کو صبر کے ساتھ جھیلو اور برداشت کرو۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کئی لوگ آپؐ اور صحابہؓ کا صبر دیکھ کر ہی ایمان لائے تھے۔ یہ مثالیں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں بھی ملتی ہیں کہ کئی لوگ آپؑ کا صبر اوراخلاق دیکھ کر آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے اور آج بھی یہی حالات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لیے بھی وہی مشکلات ہیں جو آنحضرت ﷺ کو پیش آئیں۔ یادرکھو اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تاکہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ میں تمہیں یہ بھی بتادیتاہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتاہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یادرکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ پس اپنے معاملے کو خدا کے سپرد کردو۔ گالیاں سُن کر بھی برداشت سے کام لو۔ جب میں صبر کرتاہوں تو تمہارا کام ہے تم بھی صبر کرو۔

آج دنیا کے ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے اور جماعت قائم ہے۔ کیا یہ کسی ردِّ عمل یا طاقت کے اظہار سے ہوا ہے نہیں بلکہ قربانیوں اور صبر اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ پس ہمیں صبر کا مظاہرہ کرتے رہنا ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے اُن کو فوراً قبول کر لیا تھا اس لیے اُنہیں اپنی قوم کی طرف سے کوئی مشکل پیش نہیں آئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم سے ہی انکار اور مشکلات درپیش تھیں۔ آپؐ کے مصائب کا سلسلہ تیرہ برس تک چلا گیا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا تُو بھی صبر کر۔ پس آپؐ کبھی سُست نہ پڑتے اور ہمیشہ قدم آگے پڑتے تھے۔

ایک احمدی کسی گاؤں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گاؤں میں مدرسے کا ملازم ایک مولوی سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُس کی تبدیلی وہاں سے کر دے۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا نے تیرہ برس دُکھ اُٹھائے مگر صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے اور خدا تعالیٰ تمہیں ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دُکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیاوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن خدا مجبور نہیں۔ پس اپنے اعمال کو صاف کرو غفلت نہ کرو۔ غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ سچی توبہ عمدہ بیج کی طرح ہے جو اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کیے گئے ہیں۔ تم اِن کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اِن کو بھی ہدایت دے۔ پس ہماری بھی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آپؐ کے نقش قدم پر چلیں۔

پھر فرمایا کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّ نظر رکھنا، اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہماری کامیابی اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اگر ہم صحیح رنگ میں ان نصائح پر توجہ دیتے رہیں گے تو ہماری کامیابی ہے۔ ہماری کامیابی انشاء اللہ مقدر ہے۔ اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویّوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کے لیے اِن باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔